بسم اللہ الرحمن الرحیم

دس محرم الحرام جمعہ کے دن ہو، تو اس دن روزہ رکھنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر 10 محرم الحرام جمعہ کا دن ہو، تو کیا اس دن روزہ رکھ سکتے ہیں؟

جواب

جی ہاں! اگر 10 محرم الحرام جمعہ کے دن ہو تو اس دن بھی روزہ رکھ سکتے ہیں، اور یہ بہت ثواب کا کام ہے۔ اور اگر یہ اشکال ہو کہ تنہا جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ:

اول تو تنہا جمعہ کا روزہ رکھنے کی جو کراہت ہے، وہ اس صورت میں ہے جبکہ جمعہ کی خصوصیت کی وجہ سے روزہ رکھا جائے، جبکہ یہاں جمعہ کی خصوصیت کی وجہ سے روزہ نہیں رکھا جا رہا، بلکہ عاشورا کی خصوصیت کی وجہ سے رکھا جا رہا ہے۔

اور ثانیا: عاشورا، جمعہ کے دن ہو یا نہ ہو، بہر صورت، تنہا عاشورا کا روزہ رکھنا بھی مکروہ ہے، کہ اس میں یہودیوں کے ساتھ مشابہت ہے، لہذا عاشورا کے ساتھ ایک دن پہلے (9 محرم) یا ایک دن بعد (11 محرم) کا روزہ بھی رکھنا چاہیے، چلہذا جب عاشورا کے ساتھ ایک دن پہلے یا بعد کا روزہ رکھا جائے گا، تو اب نہ تنہا عاشورا کے دن روزہ رکھنا پایا جائے گا، اور نہ تنہا جمعہ کے دن روزہ رکھنا پایا جائے گا۔

صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لا یصوم أحد کم یوم الجمعة إلا أن یصوم قبله أو یصوم بعده" تم میں سے کوئی (تنہا) یوم جمعہ کا روزہ نہ رکھے، مگر یہ کہ اس سے پہلے یا اس کے بعد (کے دن کا بھی ساتھ ملا کے) روزہ رکھے۔ (صحیح مسلم، صفحہ 413، رقم الحدیث 1144، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی میں ہے "و کرہ إفراد یوم الجمعة إلا أن یضم إلیه یوما قبله أو بعده کما في الحدیث" ترجمہ: تنہا جمعہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے، مگر یہ کہ اس سے پہلے یا بعد میں ایک دن کے روزے کو ساتھ ملا لیا جائے جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، صفحہ 640، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے "جمعہ کا روزہ خاص اس نیت سے کہ آج جمعہ ہے اس کا روزہ بالتخصیص چاہئے، مکروہ ہے، مگر نہ وہ کراہت کہ توڑنا لازم ہُوا، اور اگر خاص بہ نیتِ تخصیص نہ تھی، تو اصلاً کراہت بھی نہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 10، صفحہ 559، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مسند احمد میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صوموا يوم عاشوراء، وخالفوا فيه اليهود، صوموا قبله يوما، أو بعده يوما" ترجمہ: عاشوراء کے دن کا روزہ رکھو، اور اس میں یہود کی مخالفت کرو، اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد کا روزہ بھی رکھو۔ (مسند احمد، جلد 4، صفحہ 52، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

"دلیل الفالحین" میں اس حدیث پاک کے تحت لکھا ہے: "والمكفر صغائر الذنوب المتعلقة بحق الله" ترجمہ: اور (اس روزے سے) وہ صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں جو حقوق اللہ سے متعلق ہوں۔ (دلیل الفالحین لطرق ریاض الصالحین، ج 07، ص 59، دار المعرفۃ، بیروت)

درمختار میں ہے "والمكروه۔۔۔ تنزيها كعاشوراء وحده وسبت وحده" ترجمہ: تنہا عاشورہ اور تنہا ہفتے کا روزہ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے: "(قوله: وعاشوراء وحده) أي مفردا عن التاسع أو عن الحادي عشر إمداد؛ لأنه تشبه باليهود۔ محيط۔ قوله: (وسبت وحده) للتشبه باليهود۔۔۔ صرح في التاترخانية فقال ويكره صوم النيروز والمهرجان إذا تعمده ولم يوافق يوما كان يصومه قبل ذلك وهكذا قيل في يوم السبت والأحد. اهـ. أي يكره تعمد صومه إلا إذا وافق يوما كان يصومه قبل؛ كما لو كان يصوم يوما ويفطر يوما أو كان يصوم أول الشهر مثلا فوافق يوما من هذه الأيام وأفاد قوله وحده أنه لو صام معه يوما آخر فلا كراهة؛ لأن الكراهة في تخصيصه بالصوم للتشبه وهل إذا صام السبت مع الأحد تزول الكراهة؟ محل تردد؛ لأنه قد يقال: إن كل يوم منهما معظم عند طائفة من أهل الكتاب ففي صوم كل واحد منهما تشبه بطائفة منهم. وقد يقال: إن صومهما معا ليس فيه تشبه؛ لأنه لم تتفق طائفة منهم على تعظيمهما معا ويظهر لي الثاني بدليل أنه لو صام الأحد مع الاثنين تزول الكراهة؛ لأنه لم يعظم أحد منهم هذين اليومين معا وإن عظمت النصارى الأحد وكذا لو صام مع عاشوراء يوما قبله أو بعده مع أن اليهود تعظمه. ويظهر من هذا أنه لو جاء عاشوراء يوم الأحد أو الجمعة لا يكره صوم السبت معه وكذا لو كان قبله أو بعده يوم المهرجان أو النيروز لعدم تعمد صومه بخصوصه والله تعالى أعلم" ترجمہ: اور تنہا عاشورا کا روزہ (مکروہ تنزیہی ہے) یعنی بغیر نو یا گیارہ کا ساتھ ملائے؛ کیونکہ یہ یہودیوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا ہے۔ اور تنہا ہفتے کا روزہ (مکروہ تنزیہی ہے) یہودیوں کی مشابہت کی وجہ سے۔ تاترخانیہ میں صراحت کی ہے کہ: نوروز اور مہرگان کے دن روزہ رکھنا اس وقت مکروہ ہے جب آدمی خاص اسی دن کا قصد کرے اور وہ دن کسی ایسے دن کے موافق نہ ہو جس کا روزہ وہ پہلے سے رکھا کرتا تھا، اور اسی طرح ہفتے اور اتوار کے دن کے بارے میں بھی کہا گیا ہے، یعنی خاص اس دن کے روزے کا قصد کرنا مکروہ ہے، مگر یہ کہ وہ دن کسی ایسے دن کے موافق آجائے، جس کا روزہ وہ پہلے سے رکھا کرتا تھا؛ جیسے وہ ایک دن روزہ رکھتا اور ایک دن افطار کرتا ہو، یا مثلاً ہر مہینے کے شروع کا روزہ رکھا کرتا ہو، پھر وہ دن ان دنوں میں سے کسی دن کے موافق آجائے۔ اور مصنف کے لفظ "وحدہ" (تنہا) سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ اگر اس کے ساتھ ایک اور دن بھی روزہ رکھ لے تو کراہت نہیں ہوگی؛ کیونکہ کراہت اس دن کو روزے کے ساتھ خاص کرنے میں ہے، مشابہت کی وجہ سے۔ اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا جب اتوار کے ساتھ ہفتے کا روزہ بھی رکھ لے، تو کراہت

ختم ہوجائے گی؟ یہ محلِ تردد ہے؛کیونکہ کہا جاسکتا ہے کہ ان دونوں میں سے ہر دن اہلِ کتاب کے کسی نہ کسی گروہ کے نزدیک معظم ہے ، اس لیے ہر ایک دن کا روزہ رکھنے میں ان کے کسی گروہ کے ساتھ مشابہت پائی جائے گی ، اور یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ دونوں دنوں کا اکٹھا روزہ رکھنے میں مشابہت نہیں، کیونکہ اہلِ کتاب کا کوئی گروہ دونوں دنوں کو اکٹھا معظم ماننے پر متفق نہیں ۔ اور میرے نزدیک دوسرا قول ظاہر ہے ، اس دلیل کی بنا پر کہ اگر پیر کے ساتھ اتوار کا روزہ رکھ لے تو کراہت ختم ہوجاتی ہے؛کیونکہ ان میں سے کسی نے ان دونوں دنوں کو اکٹھا معظم نہیں مانا ، اگرچہ نصاریٰ اتوار کو معظم مانتے ہیں ، اسی طرح اگر عاشورا کے ساتھ اس سے ایک دن پہلے ، یا ایک دن بعد روزہ رکھ لے ، تو بھی کراہت ختم ہوجاتی ہے ، حالانکہ یہود عاشورا کو معظم مانتے ہیں ۔ اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر عاشورا ، اتوار یا جمعہ کے دن آجائے ، تو اس کے ساتھ ہفتے کا روزہ رکھنا مکروہ نہیں ہوگا ، اسی طرح اگر عاشورا سے پہلے یا بعد مہرگان یا نوروز کا دن آجائے ، تو بھی مکروہ نہیں ہوگا ، کیونکہ اس دن کو خاص طور پر روزہ کے لیے قصداً متعین نہیں کیا گیا ۔ (ردالمحتار علی الدر المختار ، جلد3 ، صفحہ 391 ، مطبوعہ : کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر : WAT-5179

تاریخ اجراء : 25 محرم الحرام 1448ھ/11 جولائی 2026ء